یامعین

ہندوستان بھر میں تمام اہل سنتہ وجماعۃ کا واحد ہفتہ وار اخبار ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخوں کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین

اخبار
الفقیہ
امرتسر پنجاب

عام اغراض و مقاصد

(۱) اہل اسلام کی عموماً اور احناف کی خصوصاً حمایت کرنا
(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
(۳) اصلاح رسوم قبیحہ

شرح قیمت اخبار

(۴) رؤسا و عظام سے سالانہ چندہ [illegible]
(۵) عام خریداران سے [illegible]
(۶) ششماہی [illegible]
(۷) ممالک غیر سے سالانہ دس شلنگ

(ایڈیٹر)

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے یا وی پی کی جاوے
(۲) بے رنگ ڈاک واپس بھیجی جاوے گی
(۳) نمونہ کا پرچہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔
(۴) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔
(۵) جن مراسلات پر فرستندہ کا نام و پورا پتہ درج نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہونگے
(۶) مضامین نہایت خوشخط اور صاف ہونے چاہیئں
(۷) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(ایڈیٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی۔ ایڈیٹر الفقیہ و راعین میگزین امرتسر ہونی چاہیئے!

جلد (۸)	مطبوعہ ۱۶ رجب ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۲۵ء یوم شنبہ	نمبر (۶)

الحمد للہ

۲۸۔ جنوری ۱۹۲۵ء کے اخبار میں حضرت قبلہ مولانا غلام احمد صاحب اخگر مخبر اسلام کی علالت طبع کا ذکر کیا گیا تھا۔ سو ناظرین کرام کی دعاؤں کی برکت سے قبلہ مولانا صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت رو بصحت ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ صحت کلی حاصل ہووے۔

(ایڈیٹر)

سالانہ جلسہ

انجمن اسلامیہ چھاؤنی فیروزپور کا تیرھواں سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱-۱۲-۱۳۔ شعبان المعظم ۱۳۴۳ ہجری المقدس مطابق ۸-۹-۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء بایام اتوار، سوموار، منگلوار بمکان احاطہ انجمن ہذا ہونا قرار پایا ہے۔

(جنرل سیکرٹری انجمن ہذا)

آل انڈیا سنی کانفرنس

سنی تبلیغی کانفرنس کے شاندار اجلاس

تمام ہندوستان کے مشہور افاضل و علماء اکابر مشائخ ممتاز سجادہ نشین معزز رؤسا منتخب اہل زبان اور تبلیغی وفود کا مبارک اجتماع مسلمانوں کے اہم ترین مقاصد تبلیغ تعلیم معاشرت اداء قرض باہمی تعلقات اور دوسرے امور میں مسلمانوں کی رہنمائی اور ضروری اصلاحات و تنظیم اہل سنت کیلئے بتواریخ ۲۰ تا ۲۳ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء کیا جائے گا۔ امید کہ حامیان اسلام اس اہم اور ضروری کانفرنس کی شرکت مسلمانوں کے روز افزوں تنزل و انحطاط کو دور کرنے کے لئے ضروری خیال فرمائیں گے

الداعیان:۔ (قاضی مولوی) محمد امداد حسین (صاحب رئیس اعظم مرادآباد و صدر انجمن اہلسنت وجماعت)

(حضرت حامی دین حجۃ الاسلام مولانا حافظ) محمد نعیم الدین (صاحب ناظم انجمن) (حضرت حامی سنت شیخ الاسلام مولانا مولوی حاجی قاری شاہ) محمد حامد رضا خان (صاحب رئیس بریلی صدر جلسہ استقبالیہ) (جناب میر سید) محمد صابر علی (صاحب رئیس ناظم جلسہ استقبالیہ) (جناب صوفی سید شاہ حافظ) سرور حسین (صاحب رئیس و سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ)

(باقی مفصل آئندہ)

ایک آئل انجن سستے داموں بک رہا ہے

میرے پاس ایک پرانا آئل انجن رسٹن پراکٹر کے کارخانہ کا بنا ہوا ۱۶ ہارس پاور کا مع مکمل سامان بیاء چکی وغیرہ بغرض فروخت موجود ہے جو سستے داموں بک جائیگا۔ خریدار صاحبان اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔

المشتہر:۔ ابو المحامد احمد علی۔ موضع بھیجن۔ قاسم پورہ ضلع اعظم گڈھ۔

غیر مقلدین کی فقہ

اور

عبداللہ بنارسی کا ایمان

(نمبر ۱۱)

غیر مقلدین کی فقہ کا چوبیسواں مسئلہ

وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے

وحید الزمان نے نزل الابرار کے صفحہ ۲۷ جلد ۲ میں لکھا ہے۔ کہ حیض میں وطی کرنا حرام ہے۔ اگر کوئی کرے تو اسے تعزیر لگائی جائے پھر آگے لکھتا ہے کہ حنابلہ وطی فی الدبر کو بھی وطی فی الحیض کی مثل سمجھتے ہیں۔ (یعنی حرام اور واطی کو تعزیر) پھر لکھتا ہے۔

وعندنا لا یکون حکم الوطی فی الدبر کحکم الوطی فی الحیض لان حرمۃ الاخیر قطعیۃ بخلاف حرمۃ الاول فانہا ظنیۃ لمکان الاختلاف فیہ کما مر۔ یعنی ہمارے (اہلحدیث وہابیہ) کے نزدیک وطی فی الدبر کا حکم وطی فی الحیض کے حکم کے مثل نہیں۔ کیونکہ وطی فی الحیض کی حرمت قطعی ہے اور وطی فی الدبر کی حرمت ظنی ہے۔ اس لئے کہ اسکے عدم جواز اور جواز میں اختلاف ہے جیسے کہ گذرا۔

اس سے معلوم ہؤا۔ کہ وطی فی الدبر میں وہابیہ کے نزدیک تعزیر بھی نہیں۔ اور نزل صفحہ ۲۲ میں لکھتا ہے ولا یجوز اتیان المرأۃ فی دبرہا والروایۃ عن عمر تدل علی جوازہ وھو قول الشافعی۔ یعنے اپنی عورت کی ..... جائز نہیں۔ مگر ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جو اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور یہی قول شافعی کا ہے۔

اس سے بھی معلوم ہؤا کہ اس فعل کے جواز وعدم جواز میں وہابیہ کے نزدیک اختلاف ہے۔

بنارسی اس کے جواب میں لکھتا ہے:۔

"تعجب ہی تو حنفیہ کے یہاں اسپر حد نہیں"

میں کہتا ہوں جو وحید الزمان نے لکھا ہے وہی فقرے سے بتاؤ۔ حد نہ ہونا دوسرا مسئلہ ہے۔ اسکی وجہ نہیں کہ اس کی حرمت ظنی ہے۔ جیسے کہ بنارسی نے سمجھ رکھا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ شارع علیہ السلام سے ایسے شخص کے حق میں جو اپنی زوجہ کے ساتھ یہ فعل کرے حد لگانا ثابت نہیں۔

اور بنارسی نے جو اس مقام پر درمختار کی عبارت لکھی ہے۔ افسوس کہ وہ پوری عبارت لکھتا۔ تو حنفیہ کے مذہب کا پتہ لگ جاتا۔ چنانچہ اس کے آگے یہ عبارت ہے جو بنارسی نے چھوڑ دی:۔

بل یعزر قال فی الدرر بنحو الاحراق بالنار وھدم الجدار والتنکیس من محل مرتفع باتباع الاحجار وفی الحاوی والجلد اصح وفی الفتح یعزر ویسجن حتی یموت او یتوب ولو اعتاد اللواطۃ قتلہ الامام سیاسۃ۔ (درمختار)

یعنی ایسا کام کرنیوالے کو تعزیر لگائی جائے۔ درمختار میں ہے کہ آگ میں جلایا جائے یا اس پر دیوار گرائی جائے۔ یا ایک محل بلند سے گرا کر اس پر پتھر مارے جائیں۔ حاوی قدسی میں ہے کہ کوڑے لگانا اصح ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ تعزیر لگائی جائے اور قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے اور اگر لواطت کی عادت پکڑ لے تو امام اس کو سیاسۃً قتل کر دے۔

افسوس کہ بنارسی نے صرف یہ لکھکر کہ اس پر حد نہیں، ناظرین کو دھوکا دینا چاہا۔ حالانکہ صاحبین کے نزدیک اور یہی درمختار میں لکھا ہے کہ ان فعل بلا اجانب حد کہ اگر اجنبیہ کے ساتھ ایسا کرے تو اسے حد لگائی جائے۔

اور درمختار میں بحر الرائق سے منقول ہے فرمایا حرمتھا اشد من الزنا لحرمتھا عقلا وشرعا وطبعا والزنا لیس بحرام طبعا وتزول حرمتہ بتزوج وشراء بخلافہا۔ وعدم الحد عندہ لا لخفتہا بل للتغلیظ لانہ مطہر علی قول۔

اور حموی شرح اشباہ صفحہ ۲۵۹ میں ہے۔ فی شرح المشارق للاکمل ان اللواطۃ محرمۃ عقلا وشرعا وطبعا بخلاف الزنا فانہ لیس بحرام طبعا فکانت اشد حرمۃ وانما لم یوجب الامام ابوحنیفۃ رح الحد فیہا لعدم الدلیل علیہ لا لخفتہا وانما عدم وجوب الحد فیہا للتغلیظ علی الفاعل لان الحد مطہر علی قول بعض العلماء انتہی۔

حاصل ترجمہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ لواطت شرعاً عقلاً طبعاً حرام ہے۔ اور زنا طبعاً حرام نہیں اسلئے لواطت زنا سے بھی زیادہ حرام ہوئی۔ زنا کی حرمت نکاح یا خرید کرنے سے اٹھ جاتی ہے لیکن لواطت کی حرمت نکاح وشراء سے بھی نہیں دور ہوتی۔ بلکہ وہ اسی طرح رہتی ہے جس طرح کہ نکاح وشراء سے پہلے حرام تھی۔ اور امام اعظم رحمۃ اللہ نے جو اس پر حد واجب نہیں کی تو اس لئے نہیں کہ یہ فعل ان کے نزدیک خفیف ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس پر دلیل کوئی نہیں اور اس لئے کہ حد بعض علماء کے نزدیک مطہر ہے۔ یعنی جس پر حد لگائی جائے۔ وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ نے اس گناہ کے مغلظ ہونے کیواسطے ہی اس پر حد واجب نہیں کی۔ پس جب اس کو تعزیر لگانا آگ میں جلانا، پھر دیوار گرانا۔ یا اونچے محل سے گرانا اور قید کرنا یہاں تک کہ مر جائے۔ یا سیاسۃً قتل کرنا ہماری کتابوں میں لکھا ہے۔ تو پھر بنارسی کا یہ کہنا کہ اس پر حد نہیں، دھوکا دینا ہے۔ کیونکہ یہ نہیں لکھدیا کہ حد زنا رجم یا جلد ہے۔ وہ چونکہ وطی کے واسطے ثابت نہیں اسلئے امام صاحب نے فرمایا کہ اس پر حد نہیں۔ البتہ تعزیر مذکورہ بالا سزائیں اس کے لئے فقہاء علیہم الرحمۃ نے لکھی ہیں۔

اور یہ جو بنارسی نے لکھا ہے کہ:۔

"روزہ میں اگر ایسا فعل کرے تو اس پر کفارہ نہیں"

کاش ہدایہ شریف کی پوری عبارت لکھتا۔ تو اسے معلوم ہو جاتا کہ حنفی مذہب میں اصح یہی ہے کہ کفارہ واجب ہے۔ دیکھو ہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ والاصح انہا تجب کہ اصح یہی ہے کہ کفارہ واجب ہے۔

قولہ۔ ایک قول میں ہے جنت میں بھی وطی فی الدبر ہؤا کریگی۔

اقول۔ او متعصب! کچھ تو خدا کا خوف کر۔ جس قول کو خود فقہاء نے بصیغہ تمریض میں بیان کیا ہے پھر اس کی تردید بھی کردی ہو۔ اس کو الزاماً پیش کرنا کیا مناظرہ کا داب یہی ہے۔ سنئے! خود درمختار میں لکھا ہے۔ ولا تکون اللواطۃ فی الجنۃ علی الصحیح۔ یعنی صحیح مذہب یہ ہے کہ جنت میں لواطت نہیں ہوگی۔ پھر آگے چل کر اسی کو صحیح فرماتے ہیں۔ حموی شرح اشباہ صفحہ ۲۵۹

ں لکھا ہے۔ وقد صحح فی الفتح عدم وجودها فی الجنة۔
ی فتح القدیر میں اسی کو صحیح لکھا ہے۔ کہ اس کا وجود
نت میں نہیں ہوگا۔

پھر آگے حموی میں ہے وقد ذکر فی الفتوحات
لمکیہ فی صفة اهل الجنة انهم لا ادبار لهم لان
لدبر انما خلق فی الدنیا لخروج الغائط النجس
لیست الجنة محلا للقاذورات۔ قلت فعلی هذا
وجودها فی الجنة علی کل حال والحمد لله الکبیر
لمتعال یعنی فتوحات مکیہ شیخ محی الدین بن عربی نے لکھا
ہے کہ اہل جنت کی دبر نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ دبر
نیا میں اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اس راستہ سے
خانہ نجس خارج ہو۔ اور جنت محل نجاسات نہیں ہے۔
ں کہتا ہوں۔ بہرحال اس دنیا پر بھی ثابت ہوا کہ لواطت
ا وجود جنت میں نہیں ہوگا۔ فالحمد للہ۔

قولہ۔ اہلحدیث کے نزدیک حرمت لواطت قطعی ہے

اقول۔ کیونکر قطعی ہو۔ آیت فاتوا حرثکم انی شئتم
کا نزول اسی کی رخصت میں نقل کرتے ہیں۔ دیکھو صحیح
بخاری و فتح الباری۔ اور جس آیت سے بنارسی نے حرمت
لواطت سمجی ہے۔ فدا جبہ استدلال نقل کرتا تو ہم بھی معلوم
کرتے آیت فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم
العادون جس سے بنارسی نے حرمت کی قطعیت پر دلیل
پکڑی ہے۔ اس سے تو غایة ما فی الباب یہ ثابت ہوتا ہے
کہ بجز ازدواج و مملوکہ کے کسی دوسری وجہ سے اپنی خواہش
پوری کرنے والا حد سے گذرنے والا ہے۔ لیکن جو شخص
اپنی منکوحہ یا لونڈی سے ہی اپنی خواہش پوری کرتا ہے خواہ
وطی فی الدبر کرے اس کی ممانعت اس آیت سے
کس طرح نکلیگی۔ ذرا بیان تو کرو۔ تاکہ ہمیں آپکے طریق
استدلال کا پتہ لگجائے۔ ناظرین یہ ہے بنارسی کا
استدلال بالآیة۔

اور حدیث ممانعت کی تو اس نے کوئی نقل نہیں کی
اگر نقل کرتا تو ہم بھی قطعیت معلوم کرلیتے۔

غیر مقلدین کی فقہ کا چھبیسواں مسئلہ

کافر کا ذبیحہ حلال ہے

وحید الزمان نے نزل الابرار جلد ۳ صفحہ ۵ میں لکھا ہے
کہ کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔ بنارسی اس کے جواب میں
لکھتا ہے۔

"کافر کا ذبیحہ اس شرط سے حلال ہے جب وہ
بسم اللہ کہکر ذبح کرے۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کرے
ذبح سے خون بہاوے اور جن رگوں کا شرعاً کاٹنا چاہئے
ان کو ذبح میں قطع کرے تو حلال ہے"

میں کہتا ہوں وحید الزمان کے نزدیک مسلمان کے
ذبیحہ میں بھی یہی شرائط ہیں۔ اگر مسلمان عمداً بسم اللہ چھوڑدے
یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے یا رگیں نہ کاٹے تو اسکا
ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ پھر ان شرائط کی کافر کے ذبیحہ
کے ساتھ کیا خصوصیت ہے۔ کہ ان کے ذکر کرنے کی
ضرورت ہوتی۔ تنازعہ تو ذابح کے کفر میں ہے جو تمہارے
نزدیک ذابح کافر ہو۔ تو بھی اسکا ذبیحہ حلال ہے۔

اور یہ جو بنارسی کہتا ہے کہ یہاں کافر سے مراد
بے نماز قبر پرست تعزیہ پرست ہیں نہ ہنود و مجوسی وغیرہ۔
سراسر غلط ہے بلکہ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ کے قبیل
سے ہے۔ خود وحید الزمان اس قول کے پہلے لکھتا ہے
ذبیحة المسلم علی ای مذهب کان وفی ای بدعة
وقع هی مما ذکر اسم الله علیه کہ مسلمان کا
ذبیحہ خواہ وہ کسی مذہب میں ہو اور خواہ کسی بدعت
میں مبتلا ہو وہ اس قبیل سے ہے۔ جس پر اللہ کا نام
لیا جاتا ہے۔ پھر اس کے آگے ذبیحہ کافر کا حکم لکھا
ہے جس سے معلوم ہوا کہ کافر سے اس کی مراد یہی ہنود
مجوسی وغیرہ ہیں۔ تعزیہ پرست بے نماز وغیرہ مراد نہیں۔

قولہ۔ تفسیر احمدی میں ابن مسیب سے ہے۔
اذا کان المسلم مریضا فامر المجوسی الخ۔

اقول۔ اس اثر کے اخیر میں لفظ وقال اساء بھی
تفسیر احمدی میں موجود ہے۔ وہ بنارسی نے چھوڑدیا۔
جو اس کو مضر تھا۔

بہرحال ہمارے یہاں مجوسی کا ذبیحہ حلال نہیں ہدایہ
وغیرہ کتب فقہ میں صاف تصریح ہے چنانچہ فرمایا کہ
ولا تؤکل ذبیحة المجوسی۔ کہ مجوسی کا ذبیحہ کھانا درست
نہیں۔ فتاوی قاضیخان صفحہ ۵ میں ہے ذبیحة
المجوسی حرام۔ صاحب تفسیر احمدی نے جو ابن مسیب
رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ وہ حنفی مذہب کی
روایت نہیں۔ ابن مسیب مجوسی کا ذبیحہ حلال سمجھتے ہونگے
امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک حلال نہیں۔ تفسیر احمدی
میں ہے۔ اما المجوسی فانه وان کان ملحقا بالکتابی
فی حق التقریر علی الجزیة لکنه غیر ملحق به فی حق
الذبیحة والنساء۔ یعنی مجوسی اگرچہ کتابی کے ساتھ
لحق ہے جزیہ کے حق میں ہے۔ لیکن ذبیحہ اور عورتوں
کے جواز نکاح کے حق میں کتابی کے ساتھ لحق نہیں۔

قولہ۔ بنو تغلب اہل کتاب نہیں۔

اقول۔ بالکل غلط ہے۔ بنو تغلب نصاریٰ عرب کے
ایک قوم ہے۔ فتح القدیر میں علامہ ابن ہمام نے ان
کو نصاریٰ عرب لکھا ہے۔ ہدایہ میں بھی ان کو کتابیوں
میں شمار کیا ہے۔ تفسیر احمدی میں بحوالہ کشاف لکھا ہے
عندنا الکتابی یشمل التغلبی یعنی ہمارے نزدیک
کتابی شامل ہے تغلبی کو۔

قولہ۔ مغرب میں لکھا ہے قوم من مشرکی العرب

اقول۔ شرح وقایہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ لیکن
شیخ عبد الحی لکھنوی نے عمدة الرعایہ صفحہ ۱۳ ج ۱ میں
لکھا ہے۔ هذا خطاء من الشارح والصحیح انهم
قوم من نصاری العرب۔ یعنی شارح وقایہ کی
یہ خطا ہے (کہ تغلبیوں کو مشرکین عرب سے ایک
قوم لکھتا ہے) صحیح یہ ہے کہ تغلبی ایک قوم ہے نصاریٰ
عرب سے۔

قولہ۔ حضرت علی فرماتے ہیں بنو تغلب لیسوا
علی النصرانیة۔

اقول۔ اس اثر کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نصاریٰ
نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ نصرانیت پر قائم نہیں۔
چنانچہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری حصہ ۱۹ نمبر ۲۳ میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ کہ انہوں
نے فرمایا لا تاکلوا ذبائح نصاری بنی تغلب
فانهم لم یتمسکوا من دینهم الا بشرب الخمر
کہ نصاریٰ بنی تغلب کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ کیونکہ انہوں نے
نصاریٰ کے دین سے۔ بجز شرب خمر کے اور کسی
چیز سے تمسک نہیں کیا۔ حضرت علیؓ کے اس قول میں
صراحت ہے۔ کہ بنی تغلب نصاریٰ ہیں۔ لیکن چونکہ وہ
نصرانیت پر قائم نہیں تھے اس لئے آپ نے ان کے ذبیحہ سے
منع فرمایا۔ امام بخاری نے تعلیقاً حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے جواز ذبائح نصاریٰ عرب لکھا ہے۔ فانظر ثمہ۔

قولہ۔ امام صاحب کے یہاں صابی کا ذبیحہ حلال
ہے۔

اقول۔ بے شک۔ لیکن صابی دو قسم ہیں۔ ایک قسم
کافر ہیں۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ تفسیر احمدی میں ہے۔

هو صنفان صنف یقرؤن الزبور ویعبدون
الملٰئکة وصنف لا یقرؤن کتابا ویعبدون
النجوم فهؤلاء لیسوا من اهل الکتاب۔ یعنے
ایک قسم تو زبور پڑھتے ہیں۔ اور ملائکہ کی پوجا کرتے ہیں
ایک قسم کوئی کتاب نہیں پڑھتے۔ اور ستاروں کی
پرستش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اہل کتاب نہیں۔
صدیق حسن نے تفسیر فتح البیان صہ۱۲ میں ابن تیمیہ
سے نقل کیا ہے۔ فان الصابئة نوعان صابئة
حنفاء موحدون وصابئة مشرکون۔ یعنی ایک
قسم تو موحد ہیں۔ اور ایک قسم مشرک ہیں۔ امام اعظم
رحمہ اللہ نے پہلی قسم کے صابی کا ذبیحہ حلال قرار
دیا ہے نہ دوسری قسم کا۔ فتاوائے قاضیخان صہ۵۵۹
میں ہے انهم صنفان صنف منهم یقرؤن
بنبوة عیسی علیه السلام ویقرؤن الزبور
فهو صنف من النصاریٰ وانما اجاب ابو حنیفة
بحل ذبیحة الصابی اذا کان من هذا الصنف
یعنی صابی دو قسم ہیں ایک قسم ان میں سے عیسیٰ علیہ السلام
کی نبوة کا اقرار کرتے ہیں اور زبور شریف پڑھتے ہیں
وہ تو نصاریٰ ہیں۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جو صابیوں
کے ذبیحہ کی حلت کا فتوےٰ دیا ہے۔ وہ اُس وقت
ہے جبکہ وہ صابی اس قسم سے ہوں۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام
کی نبوت کے معترف اور کتاب الٰہی کے ماننے والے۔
کتاب النکاح صہ۲۰۹ میں ہے ویجوز تزوج
الصابیات ان کانوا یؤمنون بدین ویقرؤن
کتاب لانهم من اهل الکتاب وان کانوا
یعبدون الکواکب ولا کتاب لهم لم تجز مناکحتهم
لانهم مشرکون والخلاف المنقول فیه
محمول علی اشتباه مذهبهم فکل اجاب
علی ما وقع عنده وعلی هذا حال ذبیحتهم
یعنی صابی اگر دین رکھتے ہوں اور کتاب
پڑھتے ہوں تو ان کی عورتوں سے نکاح درست
ہے کیونکہ وہ اہل کتاب ہیں۔ اور اگر ستاروں
کی پرستش کرتے ہوں اور کوئی کتاب ان کیلئے
نہیں تو ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح درست نہیں
کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ اور جو خلاف امام اعظم وصاحبین
سے منقول ہے۔ وہ ان کے مذہب کے مشتبہ ہونے پر محمول
ہے جس نے ان کو جیسا پایا ویسا حکم دیدیا۔ اور

اسی پر محمول ہے ان کے ذبیحہ کا حکم۔ یعنے امام اعظم
رضی اللہ عنہ نے صابیوں کی اس قسم کو پایا۔ جو اہل کتاب
زبور پڑھتے ہیں۔ تو آپ نے ان کے ذبیحہ کی حلت
کا فتوےٰ دیا۔ صاحبین نے صابیوں کی دوسری قسم کو
جو مشرک تھی پایا۔ اور ممانعت کا حکم دیا۔ حقیقت میں
کوئی اختلاف نہیں۔

تفسیر اکلیل علی مدارک التنزیل صہ۲۱۹ میں بحوالہ تفسیر
مظہری لکھا ہے۔ قال عمر وابن عباس هو
قوم من اهل الکتاب۔ یعنے حضرت عمر وابن عباس
فرماتے ہیں۔ کہ صابی اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔
تفسیر خازن صہ۵۵ میں ہے۔ قال عمر ذبائحهم
ذبائح اهل الکتاب یعنے حضرت عمر فرماتے ہیں
کہ ان کا ذبیحہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

قولہ۔ امام صاحب کے یہاں حلال ہے۔

اقول۔ حضرت عمر بھی حلال فرماتے ہیں اور اس
لئے کہ وہ اہل کتاب ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کا ذبیحہ
حلال فرمایا ہے۔ ہاں جو اہل کتاب نہیں۔ ان کا ذبیحہ
حلال نہیں۔ امام اعظم بھی ان کا ذبیحہ حلال نہیں
فرماتے۔

قولہ۔ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے الا ماذکیتم
اے مسلمانو! جس کو تم ذبح کرو وہ تمہارے لئے حلال
ہے اور بس۔

اقول۔ تو پھر تمہارے نزدیک اہل کتاب بھی
نکل گئے۔ اگر تمہارا یہی مذہب ہے۔ تو آیت
وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم کا کیا
انکار تو نہیں۔ اور وہ جو صدیق حسن نے روضہ ندیہ
میں صہ۲۰۹ پر اور عرف الجادی صہ۲۴۲ میں لکھا ہے کہ
کافر کا ذبیحہ حلال ہے" وہ کس کا مذہب ہے؟

غیر مقلدین کی فقہ کا چھبیسواں مسئلہ

گدھا خنزیر اگر کان نمک میں گر کر نمک
ہو جائے۔ تو پاک ہے۔ اس کا کھانا
حلال ہے

وحید الزمان نے صہ۵ جلد اول میں ایسا ہی لکھا ہے۔
لیکن بنارسی لکھتا ہے کہ یہ مسئلہ بھی تمہارے یہاں
سے لیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں پھر کس فقہ کی کتاب
میں اسکا کھانا حلال لکھا ہے۔ کوئی ثبوت دیا ہوتا۔
جو حوالے تم نے لکھے ہیں ان میں تو اس کے کھانے
کا حلال ہونا کسی میں نہیں صرف اتنا ہے کہ پاک ہو جاتا
ہے۔ نہ یہ کہ کھانا بھی حلال ہے۔ چونکہ ہر نجس حرام ہے
لیکن ہر حرام نجس نہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اس کا
کھانا حرام ہو اگرچہ وہ پاک ہو۔ پس تا وقتیکہ فقہ سے اس کا
کھانا حلال ثابت نہ کرو اس مسئلہ کو فقہ حنفیہ کی طرف
منسوب کرنا غلط ہوگا۔

قولہ۔ اہل حدیث کا دامن ان معائب سے پاک
ہے۔ اقول۔ مفصل گذر چکا ہے کہ یہ سب معائب
تمہارے گروہ میں موجود ہیں۔ اور تمہارے گروہ کا
دامن نہ صرف ان معائب میں بلکہ اور سینکڑوں
میں آلودہ ہے۔ جس کا بیان دوسرے موقع کے لئے
اٹھا رکھا ہے۔ فانتظر۔

سنئے! وحید الزمان اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں
الاستحالة مطهرة لعدم وجود الوصف المحکوم
علیه۔ کہ استحالہ پاک کرنے والا ہے یعنے ایک شئے جب
دوسری شئے بن جائے گی۔ تو پاک ہو جائے گی۔
کیونکہ جس وصف پر حکم نجاست تھا وہ نہ رہی صدیق حسن
روضہ ندیہ میں لکھتا ہے۔ هذا هو الحق یہی حق
ہے۔ لو اب بھی تمہیں اپنے مذہب کا پتہ لگا ہے
یا نہیں؟ واللہ اعلم بالصواب الیه المرجع و
المآب۔

الحمد للہ کہ بنارسی کے مفتریات کے جوابات سے
فراغت ہوئی۔ اس کے دوسرے حصہ کا جواب صاحب
مضمون لکھیں گے۔ والسلام۔
(ابو یوسف محمد شریف عفی اللہ عنہ۔ کوٹلی لوہاراں)

ارباب ہمت کی خدمت میں عرض

یہ مضمون رسالہ السیر الحثیث مؤلفہ مولوی عبداللہ
بنارسی کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اگر ناظرین مناسب
سمجھیں کہ یہ رسالہ کی صورت میں شائع ہو۔ تاکہ اس کا
نفع عام ہو۔ اور کوئی صاحب ہمت اس کے طبع کے مصارف
کا متحمل ہو۔ تو میں اس کو رسالہ کی صورت میں شائع کردوں۔
حضرت مولانا ابو المحاسن احمد علی صاحب سیالکوٹی نے اپنے ایک
گرامی نامہ میں تاکید فرماتے ہیں۔ کہ یہ مضمون بصورت رسالہ
طبع ہونا چاہئے۔ خاکسار کیطرف سے بڑی خوشی کیساتھ اجازت
ہے۔ اگر کوئی صاحب اس مضمون کو خود چھپوالے اور مفت تقسیم

کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو تھوڑا بہت جو ہو سکے بطور امداد احقر کے پاس بھیج دیا جائے تو میں خود چھپوا لے کا بندوبست کروں۔ جو شخص کچھ امداد کرے گا۔ اس کو اس کی امداد کے موافق اس مضمون کے رسالے بھیج دیئے جائیں گے۔

والسلام۔

(ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

فیصلہ کی آسان صورت

آجکل جدھر دیکھو۔ ان غیر مقلدوں کا فتنہ برپا ہے اگر کوئی مرزائی یا چکڑالوی ہے تو ان ہی حضرات کی خوبیاں ہیں۔ جنہوں نے ائمہ اربعہ سے اپنے علم اور فہم کو مقدم سمجھا۔ ان کی غلطیاں نکالنی شروع کر دیں۔ عوام بیچاروں کو انا خیر کا لباس پہنکر صراط مستقیم سے جدا کر رہے ہیں۔ سادہ طبیعت حنفی ان کو عالم سمجھکر دھوکے میں آجاتے ہیں۔ عقاید باطلہ اور قبیح و ناشائستہ باتوں کو زیبا قوالب میں ڈھال ڈھال کر عمدہ پیرایہ میں لالاکر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں شیخوں اور زاہدوں کی صورت بنکر لوگوں سے حرام مال لیتے ہیں۔ اگر کوئی اہل عقل ان کو یہ کہے کہ تم سواد اعظم سے جدا کرتے ہو۔ نیا مذہب سکھاتے ہو۔ تو جواب دیتے ہیں۔ انما نحن مصلحون یعنی ہم تو اصلاح کرتے ہیں بہتر کام بتاتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ الا انھم ھم المفسدون ولاکن لا یشعرون یعنے خبردار ان کے مکر فریب پر نہ جانا۔ واقعی یہی فساد کرنیوالے ہیں لیکن ان کو شعور نہیں۔ اگر کہا جائے کہ زمرہ مقلدین سے خارج ہو رہے ہو۔ تقلید کو کفر شرک کہتے ہو۔ حالانکہ اس کو بڑے بڑے علماء و فضلاء اور اولیاء کرام مانتے چلے آئے ہیں۔ تم بھی ہی کرا تو جس کو لوگوں نے مانا ہے۔ کما قال اللہ تعالٰے واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس الخ تو جواب میں کہتے ہیں انؤمن کما امن السفھاء۔ یعنے ہم بے وقوف نہیں کہ لوگوں کی طرح مان لیں۔ تو ان کی بابت قرآن بتاتا ہے۔ الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون۔ یعنے ہوشیار رہنا بے وقوف یہی ہیں جو مقلدوں کو بیوقوف کہتے ہیں) لیکن ان کو علم اپنی بیوقوفی کا نہیں۔

اسی واسطے سورۃ الناس میں خدا نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ منہ جب تمہیں وسوسہ میں ڈالیں تو مجھ سے پناہ مانگا کرو۔ میں تمہیں شیطان آدمیوں سے بچاؤ نگا قل اعوذ برب الناس تا الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس۔

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی آدمی ایسا ملے خواہ وہ قرآن حدیث سنائے ہرگز نہ سنو۔ اس کو امام ابن سیرین کا سا جواب دیدو۔ دارمی میں ہے کہ امام ابن سیرین کے پاس دو شخص بد مذہب اہل ہوا سے آئے۔ کہنے لگے۔ ہم حدیث سناتے ہیں۔ امام ابن سیرین نے فرمایا ہم نہیں سنتے۔ پھر انہوں نے کہا ہم قرآن کی آیت پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم نہیں سنتے۔ موجودہ دوستوں نے پوچھا حضرت قرآن شریف کے سننے سے آپنے کیوں انکار فرمایا ہے آپ نے وجہ انکار یہ بیان فرمائی۔ کہ مجھے خوف تھا کہ آیت قرآنی پڑھکر مطلب کچھ اور بیان کردے۔ جس سے مجھکو شک ہو میرے ایمان میں خلل آجاوے ایک روایت میں آیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ قرآن بھی سچ ہے حدیث بھی۔ میرا ایمان لیکن تمہارے منہ سے سننا نہیں چاہتا۔ منہ مسلمان کا ہونا چاہیئے۔

سبحان اللہ ان لوگوں کا کیسا ایمان صادق تھا۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔

اگر پھر بھی اصرار کرے تو اُسے کہہ دینا چاہیئے کہ ہمارا جھگڑا بیجا نزد ہے۔ تم کوئی عالم اپنا منگواؤ۔ اگر وہ مان لے تو تم بھی اپنے کسی حنفی عالم کو جو تمہارے نزدیک ہو خبر کر دو۔ اگر یہ نہیں تو عاجز کو پتہ کرو۔ تو انشاءاللہ بندہ ان کی سرکوبی کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اگر اس پر بھی قایم نہ رہے تو ان سوالات کے جوابات طلب کرو۔ پھر انشاءاللہ آسانی سے فیصلہ ہو جائے گا۔

(۱) کیا خدا برے کام جھوٹ۔ چوری۔ زنا وغیرہ پر قادر ہے؟ یعنی کر سکتا ہے یا نہیں؟ جو کچھ کر سکتا ہے وہ کا فر ہے یا نہیں؟

(۲) خدا علیم بصیر سمیع۔ حی ہے یا نہیں۔

(۳) انسان بھی سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ حی ہے یا نہیں؟ اگر انسان بھی ان صفتوں کا مالک ہے تو بندہ کے اوصاف اور خدا کے اوصاف میں کیا فرق ہے؟

(۴) جس صفت کا اثبات کسی فرد کے لئے شرعاً شرک ہو وہ تمام مخلوق میں جس فرد کے لئے ثابت کیا جائے۔ شرک ہی ہوگا یا نہیں۔ اگر شرک ہی ہوگا تو جو بعض کے لئے جائز مانے بعض کے لئے ناجائز وہ مشرک ہوا یا نہیں؟

(۵) روز اول سے آخر تک ما کان وما یکون۔ جو کچھ ہوا ہے۔ یا ہوگا۔ متناہی ہے یا غیر متناہی۔ خدا کا علم اسی ما کان وما یکون میں منحصر ہے یا اس زیادہ؟ اگر زیادہ ہے۔ تو جو شخص علم ما کان وما یکون کو خدا کے علم سے بعض سمجھکر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مانے وہ مشرک ہے یا مسلمان۔ جو یہ کہے کہ ایسا بعض علم تو ہر حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے اس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی یا نہیں؟ اگر توہین کی تو کافر ہوا یا نہیں؟

(۶) علماء غیر مقلدین کو علم الٰہی کے برابر ہے یا کم؟ اگر کم ہے۔ تو ان کو جو یہ کہے ان مولویوں کا علم خدا کے علم کے برابر ہے۔ تو ان مولویوں کی توہین ہے یا نہیں؟

(۷) غیر خدا کو کس طرح نافع و ضار جاننا مطلقاً شرک ہے۔ یا مستقل بالذات نافع و ضار جاننا شرک ہے۔

(ابو الیاس امام الدین قادری رضوی کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيم

(از جناب مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بنارسی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خلاصۂ کلام یہ کہ جناب محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وروحی فداہ کو اللہ تعالٰے نے سید الرسل اور امام کل بنایا۔ آپ مخلوق میں کل تاجداروں کے سرتاج ہیں۔ الحاصل ان اللہ تعالیٰ جعل نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم مظہراً لکمالاتہ و مرأۃ لتجلیاتہ۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالٰے جلشانہ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کمالات کا مظہر اور

تجلیات کا آئینہ بنایا ہے۔ اسی سبب سے فرمایا
...م علیہ السلام نے من رآنی فقد رأی الحق اور
...نا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات
...ات اور افعال سے نائب ہوئے حق کے اپنی ذات
...ات وافعال میں۔ فرمایا اسلی رحمۃ اللہ علیہ نے
...ی اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ان الذین
...عونک انما یبایعون اللہ یعنے جس نے
...ت کی آپ سے جز ایں نیست کہ اس لے بیعت
...للہ تعالےٰ سے ان البشریۃ فی نبیہ عادیۃ
...ضافیۃ لاحقیقیۃ (تفسیر روح البیان
...فتح) بے شک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
...وصاف بشریت عاریۃً واضافیۃً تھے۔ یعنی بعض
...سے نہ من کل الوجوہ۔ حقیقت میں آپ بشر نہ
... وہ ایسی برگزیدہ ذات ستودہ صفات کہ جنکے
...س اقدس پر کبھی نہ بیٹھی۔ فضلاً عن الجسد
...ص الکبری ص ۶۸ ج ۱ شرح الشفاء للملا علی ص ۵۳ ج ۱)
...ہی ہیں اس ذات پاک سے ہمسری کا دعوے
... والے۔ بشر مثلنا کہنے والے۔ جن کے مونہہ وناک
... مکھی بیٹھکر لاتیں مارتی ہو۔ اوران کے بنائے
...یں بنتی ہے۔ کہ مکھی کی لاتوں سے پناہ پائیں۔
...ضرات! غیرت الٰہی نے تو شبہ دمنو آپ کا
...نک گوارا نہ فرمایا (خصائص الکبرے ص ۶۸ ج ۱)
... الشفا ص ۵۳ ج ۱ سیرۃ النبویہ (ج ۳ ص ۵۵)
...حاصل حق سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ اوصاف الوہیت
... لاشریک لہٗ اور جناب خاتم الانبیاء محبوب کبریا
...لے اللہ علیہ وآلہ وسلم وروحی فداہ اوصاف عبدیت
...حدہٗ لاشریک۔ جن بے بصیر توں نے آپ کی
... وشان کو نہ جانا انہوں نے مماثلت وہمسری
...وئے کیا ؎

خاک بر فرقش کہ بدکور ولعین
...چشم اد ابلیس آمد خاک بین
...سری با انبیاء بر داشتند
...ولیاء را ہمچو خود پنداشتند
...گفت اینک ما بشر ایشاں بشر
...ما و ایشاں بستہ ام در خواب و خور
...ین ندانستند ایشاں از عمی
...ست فرق درمیاں بے منتہا۔

فرماتا ہے۔ رب العزت جلشانہٗ وما یستوی البحران یعنے العذب والمالح هذا عذب فرات ای طیب بکسر العطش سائغ شرابه ای سهل فی الحلق هنیئاً مریئاً۔ و هذا ملح اجاج ای شدید الملوحة یحرق الحلق بملوحته هو المر (خازن ص ۹ ج ۳ مدارک ص ۲ وغیرها)

یعنی شیریں وشور دریا برابر نہیں ہیں۔ شیریں نہایت پاکیزہ وخوشگوار پیاس کو بجھانیوالا آسان ہے حلق میں پینا اس کا تسکین دہ۔ اور یہ شور نہایت تلخ شوریت میں جو حلق کو بسبب شدت شوریت کے جلا دینے والا۔

تنبیہ۔ یہ بشر مثلنا کے نعرہ مارنیوالے کیوں نہیں شور پانی پر اکتفا کرتے اور کیوں نہیں شیریں پانی کے بغیر رہتے۔ آخر پانی یہ بھی ہے اور پانی وہ بھی ہے۔ اور بفرمان تعالےٰ شانہٗ ولا طائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم کے کیوں نہیں اپنے تئیں بہائم اور جانوروں میں شمار کرتے۔ ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلاً۔ ؎

صد ہزاراں ایں چنیں اشباہ بین
فرق شاں ہفتاد سالہ راہ بین

برادران اسلام! وعاشقان خیر الانام! حضور احمد مختار محبوب کردگار کی تو بڑی سرکار ہے آپ کی امت ہیں دیکھو کیسے کیسے عالی مرتبہ اللہ تعالےٰ نے پیدا کئے ہیں۔ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان للہ فی الخلق ثلاث مائۃ قلوبهم علی قلب آدم صفی اللہ۔ یعنے مخلوق میں ۳۰۰ بندے اللہ تعالےٰ کے ایسے ہیں جن کے قلب آدم صفی اللہ علیہ السلام کے قلب پر اللہ تعالےٰ نے بنائے ہیں وللہ فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسٰے اور چالیس بندے ایسے ہیں جن کے قلب حضرت موسٰی علیہ السلام کے قلب پر بنے ہیں وللہ فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم اور سات بندے ایسے ہیں جن کے قلب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے قلب کی مثال پر بنے ہیں۔ وللہ فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبریل۔ اور پانچ بندے ایسے ہیں۔ کہ دل ان کے حضرت جبریل علیہ السلام کے مثال پر بنے ہیں۔ وللہ فی الخلق ثلثة قلوبهم علیٰ قلب میکائیل۔ اور تین بندے ایسے ہیں جنکے قلب حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل کی مثال پر ہیں۔ وللہ فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل اور ایک بندہ خدا کی مخلوق میں ایسا ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کے مثال پر اللہ تعالےٰ نے بنایا ہے بهم یحیی ویمیت وینبت ویدفع البلاء (خصائص الکبری ص ۲۱۳ ج ۲ شرح الشفاء ص ۲۴۱ ج ۱ شواہد الحق ص ۱۱ وغیرہ وتفصیلہ فیهما) اور انہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور زمین سے روئیدگی غلہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور انہی کی برکت سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۸۲ مرقاۃ ص ۵۸۲ علی مشکوٰۃ)

آن مقبولان بارگاہ احدیت کے مراتب ومناصب اور القاب واوصاف ونیز یہ کہ مدبر عالم جل برہانہ نے نظام عالم میں ان کے وجود گرامی سے کیا کیا تدبیریں فرمائی ہیں۔ کتب محولہ میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ فمن شاء فلیرجع الیہ۔

(باقی باقی)

نامۂ نگار ہمدرد کی ژاژ ہرائی

اور

اس کا محققانہ جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۳) جب مولانا شوکت علی صاحب نے ہندوستان کے مسلمانوں سے عرفی کس طلب کیا تو سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب قبلہ نے اپنا اور اپنے جملہ متعلقین کا حساب کر کے عشر فی کس نیلگری سے بمبئی روانہ فرما دیا اور ساتھ ہی ایک اشتہار چھپوایا۔ جس کو مولانا شوکت علی صاحب نے اپنے خرچ سے شائع کرا کے تمام ہندوستان میں مشتہر کرایا اس میں حضرت شاہ صاحب نے اپنے خدام اور غلامان سلسلہ کو حکم دیا کہ فقیر کیسا تھ محبت والے عشر فی کس اپنا اور اپنے متعلقین خلافت فنڈ

داخل کریں۔ اس حکم کی ہر قصبہ و قریہ اور شہر و
ار میں تعمیل کی گئی۔ اور ایک رقم کثیر خلافت فنڈ
بھیجی گئی۔ جہانتک مجھے علم ہے شاہ جماعت کی
عت میں اس حکم کی بڑے اہتمام سے تعمیل کیگئی تھی
ن اہم واقعات کو بطور نمونہ پیش کرکے ہم یہ بات
ہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ حضرت شاہ صاحب
اور آپکے خادموں نے ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ
فت فنڈ میں دیا ہے۔ اور خلافت کی خدمت کے
ے دارجلنگ سے چمن سرحد افغانستان تک اور
احل مالا بار سے کشمیر و سرحد لداخ تک دریائے اٹک
ے پار ملک یاغستان اور سندھ کراچی تک دور دراز
اقوں کے سفر فرمائے۔ اور شبانہ روز کے مسافرانہ
صائب جھیلکر ایسی خدمات سر انجام دیں کہ ہندوستان
ے سات کروڑ مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص نے
ی انجام نہیں دیں۔ یہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی
حانی تعلیم و توجہ کا ہی اثر ہے کہ پنجاب۔ میسور۔
نگلور بمبئی وغیرہ میں خلافت کمیٹیوں کے سیکرٹری
صاحبان زیادہ تر حضرت شاہ صاحب کے غلام و
لقہ بگوش ہیں۔ آجکل خلافت کمیٹی بمبئی کے سیکرٹری
ر و کریا اور محمد علی اسمٰعیل سلیمان اراکین خلافت
یٹی بمبئی سب حضرت شاہ صاحب کے حلقہ بگوش ہیں
دیوبند دہلی میں مولوی قطب الدین صاحب وکیل اور
اٹ میں بابو عبدالعزیز صاحب وغیرہ آپکی حلقہ بگوشی
فخر کرتے ہیں۔ جو خلافت کے سرگرم کارکن ہیں۔

(۱۴) گوجرہ علاقہ لائلپور میں خلافت والے سید
ہدی شاہ صاحب ممبر کونسل کی وجہ سے جاتے ہوئے
رتے تھے۔ اور ادھر کا رُخ کرنے کی کسی میں ہمت نہیں
ی۔ شاہ صاحب خود تشریف لیگئے۔ اور اپنے ہمراہ
لافت والوں کو لیجا کر وہاں خلافت کمیٹی قایم کردی۔
ریذیڈنٹ و سیکرٹری مقرر فرمائے۔ خدمت خلافت
ں سرگرم سعی فرمائی۔ غازی عبدالرحمٰن صاحب جنرل
یکرٹری اور حکیم نورالدین رائے پور سے دریافت
سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اخبار زمیندار اور دیگر
سلامی جرائد حضرت ممدوح الشان کی مدحت سرائی
ور منقبت خوانی میں اپنے بہت سے کالم منور و مزین
ر چکے ہیں۔
کوہاٹ کے بابو عبدالعزیز صاحب حضور ممدوح الشان

کے مخلص غلاموں میں سے ہیں۔ اہل کوہاٹ نے
بایمائے اعلیحضرت شاہ صاحب قبلہ تقریباً ۳۰ ہزار روپیہ
خلافت فنڈ میں دیا ہے۔

(۱۵) سیالکوٹ کے جلسۂ خلافت کمیٹی میں آغا صفدر
صاحب صدر خلافت کمیٹی لاہور بھی موجود تھے۔
حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب نے خلافت کے جلسہ کی صدارت
فرمائی جو تقریر حضور ممدوح الشان نے فرمائی وہ صولت
وصداقت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اس موقعہ پر
آغا صفدر صاحب نے فرمایا تھا کہ ابتک خلافت کی
خدمت محض تقریروں سے ہوتی تھی۔ آج حضرت شاہ
صاحب نے جلسۂ خلافت کی صدارت فرماکر حق بحقدار
رسید کا ثبوت دیا ہے۔

(۱۶) تین سال ہوئے حضرت شاہ صاحب۔ مردان
علاقہ پشاور میں تشریف لیگئے۔ اسسٹنٹ کمشنر کے حکم
سے کپتان پولیس اور انسپکٹر آئے۔ اور حضرت
شاہ صاحب کو لیگئے۔ وہاں اسسٹنٹ کمشنر نے
گفتگو کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ آپ خلافت کے حامی
ہیں۔ اس لئے ۲۴ گھنٹہ کے اندر سرحد سے پار ہوجائیں
نامہ نگار ہمدرد بھی بتلائے کہ وہ کس کس علاقہ سے
حمایت خلافت کی بنا پر خارج البلد کیا گیا ہے۔ ابھی
دو سال کا عرصہ گذرا کہ چیف کمشنر کوئٹہ بلوچستان نے
محض خدمات و تحریک خلافت کی وجہ سے حضرت شاہ
صاحب کا بلوچستان میں داخلہ بند کردیا تھا۔ جیسا کہ
ابتک داخلہ بند ہے۔ ریاست کشمیر میں بھی صرف
اس وجہ سے دو سال تک حضرت کا داخلہ بند رہا کہ
آپ حامی اسلام اور خادم خلافت ہیں۔ ورنہ ایک
صوفی باصفا اور مذہبی پیشوا نے ریاست کشمیر کا کیا
بگاڑا تھا۔

ایک بیرسٹر نے حضرت شاہ صاحب سے یہ دریافت
کیا کہ آپ اسلام کی بھی کچھ خدمت فرماتے ہیں؟
آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی جسدن مجھ سے اسلام
کی کوئی خدمت نہیں ہوتی اُس روز کا کھانا میں اپنے
اوپر حلال نہیں سمجھتا۔ اور اس سے زیادہ کہہ نہیں سکتا۔
نامہ نگار ہمدرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے۔
اور خود ہی انصاف کرے کہ اس طرح ہندوستان
کے طول و عرض میں سفر کرکے تکالیف و مصائب
جھیل کر خلافت کی خدمت انجام دینا اور اپنی ہن

ہیں شب و روز دہنا ہی گوشہ نشینی ہے؟ ایسی مبارک
زندگی اور سچی خدمات جلیلہ سے انکار کرنا آفتاب
پر خاک ڈالنا اور اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرنا خصوصاً
ایک مسلمان کے لئے باعث شرم و ندامت ہے۔
نامہ نگار ہمدرد بتلائے کہ اس نے کونسی صورت
خدمت خلافت کی ہے۔ اور کیا گوشہ زہد و اتقا
ایسی مجاہدانہ کارروائیوں کو کہہ سکتے ہیں؟ اکثر واقعات
پر ابتک روشنی کیوں نہ ڈالی گئی۔ اور اس کا اظہار
پبلک میں نہیں کیا گیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت
شاہ صاحب قبلہ جو کچھ خلافت و اسلام کی خدمات
سرانجام دیتے رہے ہیں وہ محض اللہ تعالیٰ کی
خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے انجام دیتے رہے
ہیں۔ خاصان خدا جو اسی بارگاہ سے ہر ایک
نیک عمل کی جزا کی امید رکھتے ہیں۔ ہمدرد کے
نامہ نگار کی ہرزہ سرائی اور بہتان و افترا سے ان
پاک وجودوں کو کوئی سروکار نہیں ہے۔

چونکہ صحیح واقعات کے چہرہ سے ہم نے نقاب
اُلٹ دی ہے۔ اس لئے راقم الحروف کی نسبت ہمدرد
کا نامہ نگار گمان کریگا کہ یہ بھی حضرت شاہ صاحب
کے مریدوں میں سے کوئی خوش عقیدہ آدمی ہے
جو ممکن ہے کہ مبالغہ سے کام لے رہا ہے۔ مگر نہیں
میں ظاہر کئے دیتا ہوں کہ اس عاجز نے اس
موضوع پر محض اس وجہ سے قلم اٹھایا ہے۔ کہ
حضرت شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم
مسلمانوں کے روحانی پیشوا اور لاکھوں بندگان
خدا کی رہبر و مقتدا دور حاضرہ کے رئیس العلماء ہیں
جس طرح آپ کے لاکھوں مسترشدین اور غلامان
سلسلہ کے دل ہمدرد کے نامہ نگار کی افتراپردازی
سے مجروح ہوئے ہیں۔ مجھے بھی بحیثیت ایک
فرد اسلام اس مسلم آزادی اور مضمون نگار ہمدرد
کی ستم ظریفی اور ہرزہ سرائی نے بے چین کردیا
اس لئے حضرت شاہ صاحب کے کارہائے نمایاں
میں جس قدر صحیح اور اصلی واقعات معلوم ہوسکے۔
ان کو حوالۂ قلم کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ ورنہ
حضرت کی خدمات کا پورا علم تو علیم و قدیر کو ہی ہے
مگر میں خیال کرتا ہوں کہ اظہار صداقت کے
لئے یہی کافی ہے۔

فرد: حافظ ایں ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست
ہم قصہ عجیب و غریب و غریب نیست

...ب مولانا شوکت علی صاحب نے لائل پور کے جلسہ ...یں کہا۔ کہ کوئی ہے جو راہ خدا میں اپنی جان فدا ...رے۔ تو اس وقت بارہ ہزار آدمیوں میں سے ...ضرت شاہ صاحب قبلہ ہی کھڑے ہو گئے تھے۔ ...ور آپ نے نہایت جلال و استقلال سے فرمایا ...یں حاضر ہوں۔ اور راہ خدا میں اپنی جان فدا ...رنے کو تیار ہوں۔ اخبار زمیندار کے ریکارڈ ...ور مولانا شوکت علی صاحب اس امر کی شہادت ...ے سکتے ہیں۔ مگر افسوس نامہ نگار ہمدرد کو ...یسی سرفروشانہ خدمات کا بھی علم نہیں شملہ ...ہ اسوقت ایک بزرگ نے آپکی فداکارانہ ...رفروشی و اولوالعزمی کا حال معلوم کرکے حضور ...سنوسی ہند کا خطاب دیا تھا۔ ہندوستان کے ...م اخباروں نے آپکی تہور و شجاعت کا راگ گایا ...امہ نگار ہمدرد ہی نہ شرمایا جو جھوٹا الزام لگایا ...اب بھی کوئی مرحلہ خدمات خلافت کا باقی رہ ...ہ بدنی خدمات کیں وہ لاجواب، مالی اعانت ...گرانقدر و عظیم الشان سب سے زیادہ پیاری اور ...یز شئے دنیا میں جان ہے۔ وہ بھی خلافت کی ...فاظت و حمایت میں فدا کرنے کا باآواز بلند فرمادیا ...کسی طاقت مخالف سے کبھی خوف نہیں کیا۔ ...اپنے اس مبارک قول کو عملی طور پر سچا کر دکھا ...لوگ مجھے سید بھی کہتے ہیں اور پیر بھی تو ...ان کرتے ہیں۔ کہ میں خلافت کی خدمت کرنے ...کسی سے ڈرتا ہوں۔ حالانکہ میرا ایمان یہ ہے ...جو اصل سید ہے وہ ڈرتا نہیں ہے۔ اور جو ...ہے وہ سید نہیں ہے۔ اس جلسہ میں پولیس ...افسر اور محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے آدمی موجود ...اور چونکہ حضرت شاہ صاحب نے اپنی جان ...راہ خدا میں فدا کرنے کا باآواز بلند عام جلسہ ...اعلان فرمادیا تھا۔ اس لئے عوام میں ...ہو گئی تھی۔ کہ اب شاہ صاحب گرفتار کر لئے ...گئے۔ مگر ان افواہوں اور لوگوں کے رکیک ...بنیاد الزاموں نے بھی حضور کے عزم مصمم ...کوئی فرق نہ ڈالا نہ کسی شخص کے بہتان

وافترا حضور کے پائے ثبات کو متزلزل کر سکے۔

اخیر میں ہم یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ خلافت کی خدمت بہت سے مسلمانوں نے اب شروع کی ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب نے ساری عمر خدمات خلافت میں بسر فرمائی ہے چنانچہ پہلے بھی چھ تمغہ جات اور سنہری فرامین میں سلطانی دستخطی خاص سلطان غازی عبدالحمید خانصاحب قدس سرہ العزیز خدمات خلافت کے صلہ میں ملے ہوں۔ تو وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرے۔ مگر ہم بوثوق کہتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حضرت شاہ صاحب جیسی خدمات کسی نے نہیں کیں۔ ہاں حضرت شاہ صاحب نے سیاسی معاملات میں کبھی دلچسپی نہیں لی۔ اور معترض کوئی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا۔ کہ جس میں سیاسی معاملات پر آپ نے رائے زنی فرمائی ہو۔ آپ مسلمانوں کے دینی مقتدا اور سات لاکھ بندگان خدا کے روحانی پیشوا ہادی و رہنما ہیں۔ آپ نے خلافت کی خدمت بھی محض مذہبی نقطۂ نگاہ سے فرمائی ہے۔ اس میں بھی کوئی سیاسی مصالح مضمر نہ تھیں۔ آپ کا مسلک تو مرنجان و مرنج ہے ؎

نہ جنگ ہے نہ رنج ہے اور کوئی رنج پہنچاتے نہیں

لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات قدوس و غیور ہے۔ اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے۔ اور جھوٹ بولکر بحکم لعنت اللہ علی الکاذبین اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار سے بچنا چاہیئے۔ نامہ نگار ہمدرد کو واقعات مسطورالصدر کی موجودگی میں شرم و انصاف سے کام لیکر توبہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے الفاظ واپس لیکر حضرت شاہ صاحب قبلہ علی پوری سے معافی مانگنی چاہیئے ؎

ورنہ اگر ہست تحریف بس است

کیا اب بھی نامہ نگار ہمدرد حضرت شاہ صاحب کو گوشہ نشین اور خدمات خلافت سے بے پرواہ لکھنے کی جرأت کرے گا۔ کیا خدمت خلافت سے پہلو تہی اسی کا نام ہے؟ اگر حضرت کے سفر حضر کی اسلامی خدمات اور خلافت کی سچی اعانت و ہمدردی کے واقعات قلمبند کئے جائیں تو ایک دفتر

تیار ہو جائے گا۔ آپ تو اپنی عمر عزیز کا زیادہ حصہ سفر کی صعوبتوں اور خدمت دین کی انجام دہی میں بسر فرما رہے ہیں۔ ؎

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

جن جن مقامات کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ نامہ نگار ہمدرد نے تو شاید دیکھے اور سنے بھی نہ ہوں گے۔

وما علینا الا البلاغ

(الراقم عبدالمجید خاں قصوری عفی اللہ عنہ)

تردید الوہیت مسیح

بادلائل عقلی و نقلی!

موضع عینوں والی متصل قصبہ سنکھترہ ضلع سیالکوٹ میں ایک پادری صاحب سے میرا دوستانہ تعلق تھا۔ پادری صاحب کم از کم ہفتہ میں ایک دو دفعہ ضرور آکر زیارت سے مشرف فرماتے۔ گاہ بگاہ مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں یہ قرارداد منظور ہوئی۔ کہ فریقین عیسائی مذہب کے ہر ایک اصول پر تحریری بحث کریں۔ پھر وہ پرچے کسی منصف یعنی ثالث کے پاس بھیجے جاویں۔ پھر فریق مغلوب اپنے خیالات سے دستبردار ہو کر فریق غالب کا ہم خیال ہو جائے گا۔ باتفاق فریقین منظور ہوا کہ پہلے الوہیت مسیح پر بحث ہو۔ پادری صاحب نے فرمایا کہ پہلا پرچہ آپکا ہوگا۔ میں نے ہر چند عرض کیا کہ آپ مدعی ہیں۔ پہلا پرچہ آپکا ہونا چاہیئے۔ مگر آپنے نہ مانا۔ آپکے اصرار سے میں نے تسلیم کر لیا کہ پہلا پرچہ میں ہی تحریر کرونگا۔ جواب اور جواب الجواب کی مہلت ایک ہفتہ تھی۔ خاکسار نے حسب وعدہ تردید الوہیت مسیح پر چند ایک دلائل تحریر کرکے مورخہ 9/22 کو پرچہ ارسال خدمت کر دیا۔ مگر آج مورخہ 5/5 تک باوجود تقاضائے شدید پادری صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب جواب کی توقع منقطع ہو گئی ہے۔ ناظرین الفقیہ کی دلچسپی کے لئے وہ دلائل تحریر کئے جاتے ہیں۔

قرآن شریف نے تردید الوہیت مسیح پر بے شمار دلائل پیش کئے ہیں۔ یہاں چند ایک اختصار کے ساتھ تحریر خدمت کئے جاتے ہیں۔

چونکہ ان دلائل میں نہایت مدلل اور حکیمانہ طرز سے استدلال کئے گئے ہیں۔ اس لئے بطور تمہید کئی امور کا بیان ضروری ہے۔

(۱) قاعدہ عقلیہ ہے کہ جب دو نقیضوں سے ایک کو باطل کر دیا جائے تو دوسری کا وجود ضرور ہوگا۔ مثلاً دن اور رات دو نقیضین ہیں اگر ثابت کیا جائے کہ کسی خاص وقت میں دن ہے تو رات نہ ہوگی۔ وقس علیٰ ہذا۔ اس قسم کی دلیل کو علمائے مناظرہ دلیل خلف کہتے ہیں

(۲) جو حکم بعد تتبع اور تلاش جزئیات کثیرہ لگایا جائے۔ جیسے کہ بہت سے افراد انسانی کو خلقتہً دو پایہ دیکھکر سب پر حکم لگایا جائے کہ تمام افراد انسانی دو پائے ہیں۔ اسکو دلیل استقرا کہتے ہیں۔

(۳) جو بطور مشابہت کے حکم ہو جیسے شراب کے نشہ پر دوسری نشہ دار چیزوں کو قیاس کریں اسکو تمثیل کہتے ہیں۔ بس انہی دلائل ثلثہ کی طرف قرآن شریف نے اشارہ کرکے فرمایا ہے۔ ما المسیح بن الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امه صدیقة کانا یاکلان الطعام الخ (جزء ۶ سورہ مائدہ) یعنی مسیح تو صرف اللہ کا ایک رسول ہے۔ اس کے پہلے کئی رسول گذر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھئے تو ہم کیسے دلائل بیان کریں پھر بھی یہ بہکے جا رہے ہیں۔

اس لفظ میں کہ "مسیح تو صرف اللہ کا ایک رسول ہے" تمثیل کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جیسے اور رسول ہیں۔ جن کو بندگی سے بڑھکر خدائی میں ذرا دخل نہیں۔ اسی طرح مسیح بھی فقط اللہ کا رسول ہے نہ کہ خدا۔ اور اس لفظ میں کہ "اس سے پہلے کئی رسول گذر چکے ہیں" استقرا کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی کل رسول جو خدا کی طرف سے دنیا میں آئے ان کے لئے بجز بندگی کے اور مرتبہ نہیں کبھی خدا عہدۂ نبوت و رسالت پر مامور ہوکر نہیں آیا۔ پھر مسیح کیونکر خدا ہونے لگا اور اس لفظ میں کہ اس کی ماں خدا کی نیک بندی (صدیقہ) تھی۔ اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے" اس زبردست دلیل کی طرف اشارہ ہے جسکو دلیل خلف کہتے ہیں۔ یعنی جب اس کی ماں تھی۔ اور وہ بھی خدا کی نیک بندی اور وہ دونوں کھانے کے محتاج تھے تو ایک وجہ سے نہیں بلکہ کئی وجہ سے مسیح کی عبودیت ثابت ہوئی (۱) یہ کہ اس کی ماں ہے جس نے اسکو جنا (۲) یہ کہ اس کی ماں خدا کی نیک تابعدار بندی تھی۔ تو بیٹا بھی ضرور بحکم الولد سر لابیه خدا کا بندہ ہوگا (۳) یہ کہ وہ دونوں ماں بیٹا طعام کے محتاج بھی تھے۔ ایسے کہ جیسے اور لوگ محتاج ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو کوئی محتاج الی الغیر ہو وہ مخلوق ہے۔ قرآن کریم کی تینوں دلیلوں کی شرح ہوگئی۔ کس خوبی سے بالاجمال مختصر الفاظ میں تینوں دلائل کی طرف اشارہ ہے۔ واقعی قرآن شریف کی بلاغت معجزہ ہے۔ علاوہ تردید الوہیت مسیح کے فرقہ رومن کیتھلک کے خیالات بھی رد ہوگئے جو مسیح اور اسکی ماں دونوں کی عبادت کرتے ہیں۔

(۴) یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ تمام اشیاء مابہ الامتیاز (یعنی وہ چیز جس سے ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا تصور کر سکیں) ان کی صفات و عوارض ہوا کرتی ہیں۔ بس ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اوصاف الوہیت مسیح میں موجود ہیں۔

(۱) خدا کی صفت عالم الغیب ہے۔ مسیح کو علم غیب نہ تھا۔ ملاحظہ ہو۔ مسیح کو ایک دفعہ بھوک لگی ہوئی تھی دور سے ایک انجیر کا درخت پتوں سے لدا دیکھکر گئے۔ کہ شاید کچھ پھل ہو۔ وہاں جاکر خالی پاتے ہیں۔ کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔ (متی ۲۱ باب ۱۹ مرقس ۱۱ باب ۱۳)

اگر مسیح کو علم غیب ہوتا تو درخت کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ ان کو معلوم ہوتا کہ یہ موسم انجیروں کا نہیں۔

(۲) مسیح کو قیامت کا علم نہیں تھا۔ (مرقس ۱۳ باب ۳۲)

(۳) ایک عورت نے مسیح کا دامن چھوا اور مسیح کو پتہ نہ لگا پھر دریافت کیا کہ میرا دامن کس نے پکڑا تھا۔ (لوقا ۸ باب ۴۵)

(۲) خدا کی صفت قادر مطلق ہے۔ مسیح قادر مطلق نہ تھا۔ زبدی کی عورت اپنے دونوں بیٹوں کو مسیح کے پاس لائی اور کہا کہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہت میں ایک تیرے داہنے اور دوسرا تیرے بائیں بیٹھیں۔ اس نے کہا داہنے اور بائیں بٹھانا میرے اختیار میں نہیں (متی ۲۰ باب ۲۳)

ایضاً۔ مسیح فرماتے ہیں کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا الخ (یوحنا ۵ باب ۱۹) ایضاً۔ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں۔ عدالت کرتا ہوں" (یوحنا ۵ باب ۳۰)

(۳) خدا کی صفت حی و قیوم ہے۔ مسیح پر موت وارد ہوئی۔ (اناجیل اربعہ)

(۵) خدا قدیم ہے مسیح قدیم نہیں۔ کیونکہ مسیح محتاج ہے اور محتاج الی الغیر قدیم نہیں ہوتا۔

ایضاً۔ ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ اور کلام خدا تھا۔ (یوحنا ۱ باب ۱) کلام سے مراد مسیح ہے اور اس کی ابتدا ثابت کی گئی ہے۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ قدیم چیز کی ابتدا نہیں ہوتی۔

(۶) خدا غنی ہے مسیح محتاج تھا (متی ۴ باب ۲)

ایضاً۔ مسیح اپنے آپ کو صلیب سے نہ بچا سکا اور صلیب پر چلایا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اور جان دیدی (متی ۲۷ باب ۴۶)

(۷) لا تاخذہ سنة ولا نوم یعنی خدا نیند اور اونگھ کی غفلت سے پاک ہے۔ مگر مسیح نیند و غنودگی غفلت سے پاک نہ تھا بلکہ وہ نہایت غفلت کی نیند سوتا تھا۔ چنانچہ مسیح ایک دفعہ حواریوں سمیت کشتی سوار ہوا تھا۔ کہ اتنے میں بڑے زور سے طوفان آیا مگر مسیح نہ جاگا۔ جب حواریوں نے اسے جگایا تب ہوش آئی (لوقا ۸ باب ۲۴)

(۸) خدا کی صفت ہے۔ لم یولد یعنی اس کو کسی نے جنا نہیں۔ مگر مسیح مریم کے شکم سے پیدا ہوا (اناجیل اربعہ)

(۹) الملک یعنی خدا دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔ مگر مسیح اقرار کرتا ہے کہ میری بادشاہت اس جہان میں نہیں (یوحنا ۱۸ باب ۳۶)

(۱۰) خدا کذب سے پاک ہے مگر مسیح کا کذب ثابت ہے۔ جیسا کہ وہ مکان سکونتی سے متی ۸ باب ۲۰ میں انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ مسیح کا مکان سکونتی موجود تھا (یوحنا ۱ باب ۳۹) تلک عشرة کاملة (باقی)

...ں ہوئیں۔)
(۲) الوہیت عبارت ہے اس موجود سے جو واجب
...ود لذاتہ ہو۔ نہ جسم ہو۔ نہ متحیز ہو۔ نہ عرض
...اور مسیح عبارت ہے اس وجود بشری جسمانی
...جو موجود ہوا بعد عدم کے اور معدوم ہوئے
...بذریعہ صلیب (علی قولکم) اور معدوم ہونگے بذریعہ
...موت طبعی (علی قولنا) اور طفل تھے۔ پھر جوان
...ہوئے۔ سوتے جاگتے تھے حیران بے قرار غمگین ہوتے
...وغیرہ وغیرہ۔ پس ان اوصاف کے موجود ہوتے
...ہوئے مسیح خدا کیونکر ہو سکتے ہیں۔ لان المحدث
...لا یکون قدیما والمحتاج لا یکون غنیا والممکن
لا یکون واجبا والمتغیر لا یکون دائما۔
(۳) مسیح دعا مانگتا تھا۔ کہ اے باپ تجھ سے
...سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے
...ٹل دے۔ (اناجیل اربعہ)
...پس اگر مسیح خدا تھا۔ تو دعا کیوں مانگتا تھا۔ اور
...کس سے مانگتا تھا۔
(۴) مسیح نے ختنہ کرایا تھا۔ (لوقا ۲/۲۱) جس سے
...صاف واضح ہے۔ کہ مسیح بشر تھا۔ اگر کہا جائے کہ
...مسیح میں الوہیت اور بشریت دونوں جزیں
...ہیں۔ پس وہ اوصاف جو الوہیت کے منافی مسیح
...سے صادر ہوئے ہیں بشریت کی وجہ سے تھے۔ تو
...میں کہتا ہوں کہ ایسا کہنے سے مسیح کی الوہیت
ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ الوہیت کے ابطال پر ایک
زبردست دلیل قائم ہو جائے گی۔ وہ یہ کہ
مسیح کو دو جزوں سے مرکب مانا جائے گا۔ تو
...چونکہ ترکیب حدوث کو مستلزم ہے۔ اسلئے مسیح
...کا حدوث لازم آئے گا۔ اور حدوث الوہیت کے
منافی ہے۔ نیز اگر مسیح میں بھی خدا تھا۔ اور دوسرے
...انسانوں میں بھی ہے۔ تو تین خدا ہوئے۔ پھر
...شرک کس کا نام ہے؟ جس کے ماننے والے کو
...آپ بھی عیسائی مذہب سے خارج جانتے ہیں۔
(مفتاح الاسرار صفحہ ۲۲) علاوہ ازیں ایسا مجموعہ
...ہو نہیں سکتا۔ کہ جس کی ایک جز الوہیت ہو
اور دوسری بشریت۔ کیونکہ ہم پوچھتے ہیں کہ اس
...کا ترکیب دہندہ مسیح خود ہے یا غیرہ۔ اگر
...کہا جائے کہ ترکیب دہندہ کوئی مسیح کے علاوہ ہے،

تو پھر مسیح بوجہ محتاج الی الغیر ہونے کے حادث ہوگا پس
الوہیت کافور۔ اور اگر کہا جائے کہ مسیح خود ترکیب
دہندہ ہے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ مسیح بوقت ترکیب
دینے کے ترکیب کے اثر کو قبول کرنیوالا بھی ہوگا اور
یہ محال ہے۔ کیونکہ شئے واحد آن واحد میں فاعل
اور منفعل نہیں ہو سکتی۔ ہاں ایک وقت میں اگر فاعل
ہوگی تو دوسرے وقت میں منفعل پس چونکہ ایسا مجموعہ
تسلیم کرنے سے ایک محال لازم آتا ہے۔ لہذا بحکم
الذی یستلزم المحال محال ایسے مجموعہ کا وجود
ہی محال ہے۔

(۵) مسیح کے وجود کو آپ کیسا مانتے ہیں؟ واجب
یا ممکن۔ صورت ثانی میں الوہیت کافور۔ اور
صورت اول کی مذکورہ بالا دلائل تردید کرتے ہیں۔
اور اگر کہا جائے۔ کہ وجود مسیح واجب بھی ہے اور
ممکن بھی۔ تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔ اور
وہ محال ہے۔

اندکے بتو گفتم و بدل ترسیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

ناظرین! جب سے میں نے یہ دلائل پادری صاحب
کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ ان کی زیارت
سے محروم ہوں۔ میں نادم ہوں کہ اگر یہ نہ لکھتا
تو کم از کم پادری صاحب کی زیارت تو ہوتی رہتی۔

نوٹ:۔ اگر کوئی عیسائی صاحبان سے انکے
جواب میں قلم اٹھائے تو خاکسار کو ضرور مطلع فرما کر
ممنون فرماوے۔ فقط

خاکسار محمد شفیع غفرلہ امام مسجد جامع
قصبہ سنگترہ

مولانا شاہ عین القضاۃ قدس سرہ کی وفات

افسوس کہ گذشتہ چہار شنبہ کو عین مغرب کے وقت یہ
آفتاب علم و عمل غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ آپ کے وصال کی اطلاع پاتے ہی شہر کے
تمام مسلمانوں اور اکثر ہندوؤں نے بھی اپنی دکانیں
بند کر دیں۔ اس سانحہ ارتحال سے تمام شہر پر ایک
غم و الم کی کیفیت طاری ہوگئی۔ تمام شب حضرت کی
نعش پر قرآن خوانی ہوتی رہی۔ آپ کا وصال حیرت
انگیز طور پر ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی قابل ذکر بیماری
نہ تھی۔ روز وفات کو نماز عصر کے بعد دو عرب آئے تھے
جن کو ہمراہ لیکر آپ حجرے میں تشریف لیجاتے ہیں۔
نائب مہتمم مدرسہ بھی ساتھ ہیں۔ دونوں عرب چند
عربی اشعار خوش الحانی سے سناتے ہیں۔ جن کا مضمون
ترک دنیا اور حیات بعد الممات کی خوبیوں پر مشتمل ہے۔
مولانا سر جھکائے ہوئے اشعار سن رہے تھے اور تحیر
میں جھک گئے۔ اتنے میں تنفس سریع ہو جاتا ہے اور
آپ ودیعت حیات جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

اذا قلتنی مت مت سمعا وطاعۃ
فقلت لداعی الموت اھلا ومرحبا

مولانا شاہ عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ کے ایک
مشہور بزرگ مولانا سید محمد وزیر صاحب قدس سرہ کے
خلف الصدق اور مدرسہ فرقانیہ کے بانی تھے جس نے
آپکی سرپرستی میں غیر معمولی عروج حاصل کیا۔ اس وقت
اس دینی درسگاہ میں ہندوستان کے مختلف صوبوں
کے پانسو سے زیادہ طلبا تعلیم پا رہے ہیں جن میں سے
بہت سے غیر مستطیع طلبا کو مرحوم وظائف بھی عطا فرماتے
تھے۔ ڈیڑھ سو طلاب کی تعلیم و تربیت کلیتہ مدرسے
کی جانب سے ہوتی تھی۔ مصارف متعلقہ تعلیم کا ماہانہ اندازہ
پندرہ بیس ہزار سے کم نہ تھا۔ اس کے علاوہ مولانا
خفیہ طور پر بھی صدہا مستحقین کی مستقل امداد فرمایا کرتے
تھے۔ آپکے فیوض کا دائرہ روز بروز وسعت پذیر ہوتا
جاتا تھا۔ آپکی رحلت نے لکھنؤ کو وہ نقصان پہونچایا کہ
جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

مولانا مرحوم کے تمام مصارف کا اندازہ پچیس بلکہ تیس
ہزار روپیہ ماہانہ کے قریب لگایا جاتا ہے لیکن ظاہر
آمدنی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس سے خاص و عام
محو حیرت تھے۔ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جس امر کا صحیح علم انکو
حاصل نہ ہو۔ اس کے متعلق مختلف طریقوں سے افسانہ
طرازیاں کرتے ہیں ع

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مولانا مغفور کے مداخل کے متعلق بھی زبان خلق کی یہی
حالت تھی۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ کلکتہ اور بمبئی کے بعض تجار
خفی طور پر آپکو امداد پہونچاتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ
مولانا کے والد مرحوم بہت بڑا ترکہ چھوڑ گئے تھے لیکن

برادرانِ شیخ مومن کا جلسۂ عظیم

حضرات قوم۔ دیگر برادرانِ ملت و وطن کی رفتار منتظمہ دیکھتے ہوئے ہم کو اپنی رفتار غیر منتظم پر افسوس ہوتا ہے گروہ قوم جو قرونِ اولیٰ و وسطیٰ میں معراج کمال پر پہنچی ہوئی تھی۔ آج اسکی معاشرت اور تمدنی حالت اس قابل ہو گئی ہے کہ مہذب طبقہ بھی جسے تنزل نگاہ سے دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے اور ہم اس کو سلسلہ روزمرہ میں شامل کر دیا ہے۔ جس کے ہم مستحق نہیں تھے بادی النظر میں دیگر تعلیمی طبقہ بھی نگاہوں سے نہیں دیکھتا ہے۔ گو ہندوستان کی مردم شماری پر نظر ڈالتے ہوئے انصار (شیخ مومن) میں اہل الرائے اور تعلیم یافتہ اصحاب نمونہ مشتے از خروارے کے شامل ہیں۔ تاہم تعلیمی اسٹیج پر دوسروں کے دوش بدوش کھڑے ہونے میں کسی طرح کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہماری تنظیمی حالت پایۂ تکمیل سے بالکل گری ہوئی ہے۔ اور یہ غیر منتظم حالت صرف ہمارے ہی تعلیم یافتہ اصحاب کی عدم توجہی کا نتیجہ ہے۔ قومی تنظیم کا خیال خاکسار کو پیدا ہوا اور برسوں اسی تحریک میں منہمک رہا۔

بحمد اللہ یوپی میں اکثر مقامات پر چند تعلیم یافتہ اصحاب کی معاونت میں حسب مراد کامیابی ہوئی چونکہ انجمنہائے قومی اضلاع صوبہ متحدہ کی سرپرستی کیلئے صوبہ کمیٹی موسومہ جمعیت الانصار صوبہ متحدہ کا مرکزی دفتر شہر علیگڑھ ۱۹۳۴ء میں قائم ہو گیا ہے۔ اور جلسہ جمعیت الانصار صوبہ متحدہ منعقدہ بتاریخ ۲۲، ۲۳ فروری ۱۹۳۵ء بمقام علیگڑھ شریک ہو کر ممنونِ منت کا موقعہ دیں گے۔ چونکہ یہ امر اہم شخص واحد یا مجلس واحد سے حل ہونا مشکل ہے اس لئے بزرگانِ قوم انصار (شیخ مومن) باشندگانِ ممالکِ متوسط و متحدہ سے اپیل ہے کہ اپنے اپنے ضلع و تحصیل و قصبہ سے بحیثیت نمائندگی تاریخ معینہ سے قبل جمعیت الانصار شہر علیگڑھ کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع سے سرفراز فرمائیں گے۔

نوٹ:۔ بعجز و ادب عرض ہے کہ بغیر چندہ و کتابت جمعیت ہذا کسی قومی نمائندہ کو مجلس شوریٰ میں رائے دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ (المشتہر) محمد شمس الحق انصاری دربھنگوی ناظم جمعیت الانصار صوبہ متحدہ دفتر علیگڑھ۔ محلہ بنی اسرائیل)

التقریظات

سفوف مراد جنتری ۱۹۳۵ء — مؤلفہ قاضی عبد القادر صاحب مینیجر کارخانہ سفوف مراد، راجہ بازار لکھنؤ عرصہ تین سال سے برابر شائع ہو رہی ہے یہ جنتری ملک کی بہترین جنتریوں میں سے ہے۔ جس میں تاریخی۔ طبی۔ تجارتی۔ دینی۔ دنیوی معاملات کے علاوہ ریلوے ڈاکخانہ کے شرح کرایہ نہایت وضاحت سے درج ہیں۔ غرضیکہ ہر قسم کی معلومات اس سے بہم پہنچ سکتی ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت درجہ اول ۸/ درجہ دوم ۴/ علاوہ محصول ڈاک مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرماویں۔

دیوان ریختی عرف رنگیلی بیگم — مصنفہ جناب بابو محمد حسن خان صاحب بریلوی۔ اس میں لکھنؤ کی دل لبھانے والی زبان اور اس کے محاورات درج ہیں۔ گھاتیں، راز جذبات باطنی کا فوٹو۔ عنقا بیگم کی دلچسپ کہانی۔ لکھنؤ کے خفیہ شاعروں کے اسرار تقطیع ۲۰×۲۶ سے ۹۶ صفحات لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت فی جلد ۱۲/ مینیجر کارخانہ سفوف مراد، راجہ بازار لکھنؤ کے پتہ سے طلب کریں۔

گلدستۂ مقبول حصہ اول و دوم — مؤلفہ جناب قاضی عبد القادر صاحب مالک و مینیجر فرم قاضی مقبول احمد صاحب اینڈ کو راجہ بازار لکھنؤ نے منتخب غزلیات کا مجموعہ ملک کے نامور شعراء کے کلام کا انتخاب نہایت عمدہ پاکٹ سائز تقطیع پر شائع کیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ہر دو حصہ ۸/ علاوہ محصول ڈاک۔ جو مندرجہ بالا پتہ سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔

جلق اور اس کا علاج — اس رسالہ میں جلق اور اس کا علاج ایسے عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے۔ جسکو پڑھ کر ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے اور بہت سے نسخے سفوف [illegible]

طلاء وغیرہ کے درج کئے گئے ہیں قیمت ۲/ ملنے کا پتہ۔ جناب قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ۔

تحذیر الخفیہ عن عقاید النجدیہ — اس رسالہ میں نجد کے متعلق جغرافیائی تحقیق درج کر کے مسلمانوں بالخصوص اہلحدیث کو گمراہی سے بچایا گیا ہے۔ مولوی حسین احمد صاحب کی تحریر متعلق عقاید نجدیہ درج کی گئی ہے تاکہ عوام ان سے اجتناب کریں۔ اور زمینداروں نے جو نجد کے عقاید مشتہر کئے ہیں اس سے توبہ شائع کرتے ہیں محمد داؤد صدر خلافت کمیٹی امرتسر کے تحفہ نجد کا جواب دیا گیا ہے۔ دو آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ منشی محمد الدین صاحب نائب ناظم انجمن حزب الاحناف زیر مسجد وزیر خان مرحوم لاہور۔

سلسلہ ضروریات اسلام کا قاعدۂ اردو — اس قاعدہ کو جناب حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نقشبندی قادری رضوی۔ چوہڑی حاجی داد بھیروں گڑھ۔ متصل اوجین ضلع گوالیار نے مسلمان بچوں کے لئے خصوصاً اور طلباء مدرسہ اسلامیہ کے لئے عموماً تالیف فرمایا ہے۔ قاعدہ نہایت عمدہ سہل ہے جو بچوں کو جلد یاد ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ضروری ضروری مسائل بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو بچوں کو از بر کرانا ضروری بلکہ لازمی ہے قیمت فی قاعدہ غالباً ۲/ ہوگی جو بصورت ٹکٹ ڈاک بھیجکر مولانا موصوف سے بھیروں گڑھ متصل اوجین ریاست گوالیار سے طلب کریں۔

ضروریات اسلام کا پہلا حصہ اور بیان عقاید! — یہ بھی مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نقشبندی قادری رضوی نے تالیف کر کے طلباء مدرسہ اسلامیہ کیلئے شائع کیا ہے قیمت ۲/ جو بصورت ٹکٹ ڈاک بھیجنے پر مولانا موصوف سے بھیروں گڑھ متصل اوجین ریاست گوالیار سے مل سکتا ہے۔

انجمن حنفیہ قصور ضلع لاہور — کا تیسرا سالانہ جلسہ بسرپرستی عالیجناب قبلہ عالم قدوۃ السالکین حضرت حافظ حاجی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ رجب مطابق ۲۱ [illegible]

شاندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء والمشائخ } اس میں قریباً سو علمائے کرام اور مشائخ عظام جو پانچویں صدی ہجری میں جہود ولت غزنویہ سے لیکر چودھویں صدی کے اخیر تک اپنی علمی مجلسوں کیوجہ سے فخر البلاد بنے تھے۔ ان کے علاوہ اخیر میں چند مشہور عالم عورتوں کے علم و فضل کا بھی تذکرہ اس میں درج ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

شفاء القلوب } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی محمد کریم صاحب۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مقبول خدا بندگان کرام ان کی زندگی میں اور بعد وفات کے وسیلہ پکڑنا اور ان سے فریاد کرنا ایک ایسی سنت مستمرہ ہے جوکہ ابتداء سے اب تک جاری ہے۔ اور اس میں اقوال تیجہ و دسویں پر بھی ایک وسیع بحث کیگئی ہے۔ [illegible]

درود شریف } مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید محمد کریم صاحب مرحوم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ایڈیٹر البلاغ مولانا ابو الکلام آزاد کے جواب میں لکھی گئی۔ ۸/

میلاد الرسول ہر دو حصہ } حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریب کے متعلق ملک کے زبردست اہل قلم حضرات کی مضامین نظم و نثر درج ہیں۔ ۹/

الجرح علی البخاری حصہ اول } مولفہ عالیجناب مولانا مولوی سید عبد الغفور صاحب دام فیوضہ۔ اس کتاب میں علمائے احناف نے جو مضامین کتاب بخاری کے الزام فرمائے ہیں انکا مجموعہ قابل دید ہے۔ ۸/

اذکار قدسیہ } حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔ ۸/

کتاب الروح } اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ روح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات [illegible] روح کی گذشتہ اور آئندہ حالات کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ ہادی مصری فلاسفر حجم صفحہ ۲۴۳ کلاں قیمت ۱۲/

تحفۃ الناظرین } یہ وہ نایاب کتاب ہے۔ جس میں غیر مقلدین کے تمام عقاید اور مفاسد ظاہر کرکے نہایت وضاحت کیساتھ قرآن و حدیث اور ان کے اقوال علمائے سابق کے نزدیک [illegible] ختم، چہلم، زیارت مزارات، مشاہدات [illegible] غیر اللہ، شرک بدعت وغیرہ وغیرہ [illegible] نہایت تشریح اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ۹/

سماع موتی و استمداد } اس میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مردے سنتے ہیں اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے۔ ۴/

المعراج } اس میں حضرت خواجہ دو عالم فخر انبیاء سرور دو جہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمانی معراج کا ثبوت قرآن، احادیث سے اور آثار صحابہ و اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت اور سلیس اردو میں تحریر کیا گیا ہے۔ مخالفین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔ ۱۲/

پیر کا بکرا } جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر و گیارھویں اور مولود شریف اور چلہ کشی فقرا کے جواز پر قرآن و احادیث صحیحہ سے نہایت دلائل و براہین میں محققانہ طور پر شرح اور بسط سے مدلل بحث کیگئی ہے۔ ۹/

الفوز الکبیر اردو ترجمہ } مولانا ابو الحماد احمد علی صاحب حنفی نے کمال خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔ ۸/

القول السدید فی اثبات التقلید۔ بحث تقلید میں بے نظیر ہے۔ ۳/

اباطیل وہابیہ } ناظرین اگر آپ کو کسی غیر مقلد وہابیہ شیعیان علی کے عقائد کی باطلہ کے سننے کا موقعہ ہوا ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور خریدیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقاید باطلہ سے بیزار ہو کر پکا مومن بنجاتا ہے۔ اگر آپ صدہا روپیہ خرچ کریں تو بھی ایسی کتاب نہیں پا سکتے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کیسے اور کب اور کیونکر آیا۔ اور عبد الوہاب نجدی جس کے یہ غیر مقلدین پیرو ہیں کون تھا؟ اسکا مختصر حال درج ہے۔ ۴/

عربی بولچال } اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی امداد کے عمدہ عربی بولچال سیکھ سکتے ہیں۔ ۴/

کرشمۂ قدرت } ایک دیوبندی وہابی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علمائے احناف کا نام لیکر فراخدلی سے گالیاں دی ہیں اس کا جواب موسومہ کرشمۂ قدرت، مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی۔ قابل دید کتاب ۸/

تصوّر پیر } اس میں تصور رسالک کے معرکۃ الآراء مسئلہ پر فیصلہ کن و مدلل عالمانہ بحث کیگئی ہے۔ ۴/

معیار الحق } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ صرف اہلسنت والجماعت ہے۔ ۹/

تحفۃ الاتقیاء فی تحقیق افضل البشر بعد الانبیاء } مصنفہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب بنارسی۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انبیا کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے افضل ہیں۔ نہایت عمدہ کتاب۔ اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ۹/

رحمۃ للعالمین } رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر اہلحدیث کا انکار اور اس کا جواب جس میں مستند دلائل و براہین پیش کئے گئے ہیں۔ قابل دید ۵/

پتہ:- مینجر اخبار الفقیہ امرتسر (پنجاب)